عبداللہ بن اسماعیل کا تبلیغی خط

[پروفیسر ٹی - ڈبلیو - آرنلڈ (م ۱۹۳۰ء) کے الفاظ میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے حوالے سے "قدیم ترین دستاویز" "رسالہ عبداللہ بن اسماعیل الہاشمی" ہے جو مؤلف نے اپنے مسیحی دوست عبدالمسیح بن اسحاق الکندی کو لکھا تھا جو نامکمل صورت میں محفوظ ہے۔ عبداللہ بن اسماعیل الہاشمی روایت کے مطابق خلیفہ المامون (۸۱۳ء - ۸۳۳ء) کا چچا زاد بھائی تھا۔ اُسے دربار میں بڑا اعزاز حاصل تھا اور خلیفہ المامون اُس کی بڑی عزت کرتا تھا۔

عبداللہ بن اسماعیل الہاشمی نے اپنے دوست الکندی کو قبولِ اسلام کی دعوت دی ہے اور اندازِ تخاطب ازحد محبت آمیز ہے جو مسلمانوں کی رواداری اور مسیحی آبادی کے ساتھ حسنِ سلوک کی غمازی کرتا ہے۔

عبدالمسیح بن اسحاق الکندی نے اِس خط کا جواب لکھا تھا جس کا لہجہ ازحد تند و تلخ ہے۔ یہ دونوں خطوط ۱۸۸۵ء میں "رسالہ عبداللہ بن اسماعیل الہاشمی الی عبدالمسیح بن اسحاق الکندی" کے عنوان سے لندن سے شائع ہوگئے تھے۔ سرولیم میور (م ۱۹۰۵ء) نے الکندی کے خط کا انگریزی ترجمہ کیا تھا۔ (طبع ثانی، لندن: ۱۸۸۷ء)

یہ تو معلوم نہیں کہ الکندی کے جواب میں عبداللہ بن اسماعیل الہاشمی نے کچھ لکھا یا نہیں۔ البتہ اس کے جواب میں مسلمان اہلِ قلم کی جانب سے متعدّد تحریریں سامنے آئی ہیں۔ برصغیر کے اہلِ قلم میں سے حافظ محمد عبداللہ مدرسہ محنیہ - ڈھاکہ نے "السیّف الہندی علی معذرات الکندی" کے عنوان سے جواب لکھا جو "منشورِ محمدی" (بنگلور)، جلد ۱۶ شمارہ ۳ (۱۳۰۴ھ) میں اشاعت پذیر ہوا۔

عبداللہ بن اسماعیل الہاشمی کے خط کا انگریزی ترجمہ پروفیسر آرنلڈ نے The Preaching of Islam میں بطور ضمیمہ شامل کیا ہے۔ The Preaching of Islam کے اُردو ترجمہ - دعوتِ اسلام - (از ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ) سے یہ خط ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ مدیر]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں اس خط کو، جو تمھارے نام بھیج رہا ہوں، تمھاری سلامتی اور تم پر رحمت نازل ہونے کی دعا

سے شروع کرتا ہوں۔ اور میں نے اس امر میں اپنے آقا اور انبیاء کے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی ہے، کیونکہ ثقہ اور عادل لوگوں نے، جنھوں نے ہمارے نبی ﷺ کے حالات سچائی کے ساتھ بیان کیے ہیں، ان کے بارے میں روایت کی ہے کہ ان کی یہ عادت تھی کہ جب وہ لوگوں سے گفتگو شروع کرتے تو پہلے ان کے لیے سلامتی اور ان پر رحمت نازل ہونے کی دُعا کرتے تھے۔ اس بارے میں اپنی امت کے لوگوں اور ذمیوں کے درمیان اور مومن اور مشرک میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ میں تمام لوگوں کی ہدایت کے لیے اچھے اخلاق کے ساتھ بھیجا گیا ہوں، سختی اور ترش کلامی کے ساتھ نہیں بھیجا گیا۔ وہ اس بات پر خدا کو گواہ ٹھہراتے تھے جس نے خود قرآن مجید میں اپنے رسول ﷺ کے بارے میں کہا ہے کہ "بالمومنین رؤف رحیم" یعنی مومنوں کے حق میں بڑا مہربان اور رحم دل ہے۔ اسی طرح میں نے اپنے پیشواؤں اور راست رو خلفاء کو دیکھا ہے کہ وہ بھی اپنے اعلیٰ آداب و اخلاق اور خاندانی شرافت کی بنا پر رسول کریم ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے تھے، اور اس بارے میں لوگوں کے درمیان کسی قسم کا فرق نہیں کرتے تھے، اور ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔ پس میں نے بھی اسی مسلک کو اختیار کیا ہے اور اسی طریقے کی پیروی کی ہے اور انھی پسندیدہ عادات کو اختیار کیا ہے۔ پس میں اس مراسلے کو سلامتی اور رحمت کی دعا سے شروع کرتا ہوں تاکہ کوئی شخص، جو اس خط کو دیکھے، میرے طرزِ خطاب کو ناپسند نہ کرے۔

وہ چیز جس نے مجھے اس خط کی تحریر پر آمادہ کیا ہے، وہ تمھاری محبت ہے۔ کیونکہ ہمارے آقا اور پیغمبر محمد ﷺ نے فرمایا کہ قریب کے لوگوں کی محبت دین و ایمان کا جزو ہے۔ اس کے علاوہ اس خط کے لکھنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ میں رسول خدا ﷺ کی پیروی کر رہا ہوں اور تمھاری خدمت اور خیر خواہی کا جو حق ہم پر واجب ہے، اُس کو ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تم ہمارے ساتھ محبت کرتے ہو اور ہماری دوستی کا اظہار کرتے ہو۔ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ میرے آقا اور عمزاد بھائی امیر المومنین (خدا ان کی مدد فرمائے) تمھاری عزت کرتے ہیں اور تم کو اپنا مقرب سمجھتے ہیں۔ وہ تم پر بھروسہ کرتے ہیں اور تمھاری نسبت اچھی رائے رکھتے ہیں۔ اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ میں تمھارے لیے بھی وہی بات پسند کروں جو اپنے لیے اور اپنے اہل و عیال کے لیے پسند کرتا ہوں۔ تمھارے ساتھ خیر خواہی سے پیش آؤں اور اس دین کو تمھارے سامنے پیش کروں جس پر ہم قائم ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے اور اپنی تمام مخلوق کے لیے پسند فرمایا ہے، اور اس پر آخرت میں ثواب دینے اور عذاب سے بچانے کا وعدہ کیا ہے۔ پس میں نے تمھارے لیے بھی وہی چاہا جو اپنے لیے چاہتا ہوں۔ مجھے تمھارے اعلیٰ اخلاق اور علمی لیاقت اور شائستگی اور خاندانی شرافت اور نیک روش اور اس امتیاز کو دیکھتے ہوئے، جو تمھیں اپنے ہم مذہب لوگوں میں حاصل ہے، تم پر ترس آیا کہ تم اپنے پرانے مسیحی مذہب پر قائم ہو۔ پس میں نے دل میں کہا کہ میں اس دوست کے سامنے اس چیز کو کھول کر رکھ دوں گا جس

کی اللہ تعالیٰ نے ہم پر نوازش کی ہے۔ جس دین پر ہم قائم ہیں، اس نرمی اور خوش کلامی کے ساتھ پیش کروں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم دیا ہے کہ "لاتجادلوا اہل الکتاب الابالتی ہی احسن" یعنی اے مسلمانو! اہل کتاب کے ساتھ مجادلہ اور مباحثہ نہ کرو مگر نہایت شائستہ طریق پر (سورۂ عنکبوت، آیت ۴۶)۔ پس میں بھی تمھارے ساتھ خوش کلامی کے ساتھ اور نرم الفاظ میں مباحثہ کرتا ہوں۔ شاید کہ تم سچائی کی طرف رجوع کرو اور حق بات تک پہنچ جاؤ اور اللہ کے اس کلام کی طرف رغبت کرو جس کو میں تمھارے سامنے پڑھتا ہوں اور جس کو خدا نے خاتم الانبیاء اور بنی آدم کے سردار اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔ میں اس بات سے ناامید نہیں ہوں بلکہ تمھاری نسبت اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کیونکہ وہ جسے چاہتا ہے، سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مجھے تمھاری ہدایت کا سبب بنا دے۔ میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے۔ "ان الدین عنداللہ الاسلام" (سورہ آل عمران، آیت ۱۹) یعنی حقیقی دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ پھر اپنے پہلے قول کی تاکید میں یوں فرماتا ہے: "ومن یتبع غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ و ہو فی الاخرہ من الخاسرین" (آل عمران، آیت ۸۵)۔ یعنی جو شخص اسلام کے سوائے کسی اور دین کی پیروی کرے گا تو وہ دین اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں خسارہ اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ اور پھر مزید تاکید کے لیے اس بارے میں قطعی طور پر حکم دیا "یاایھاالذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون" (آل عمران، آیت ۱۰۲) یعنی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔

خدا تمھیں کفر کی جہالت سے بچائے اور تمھارے دل کو نورِ ایمان کے لیے کھول دے۔ تم جانتے ہو کہ میں زندگی کی بہت سے منزلیں طے کر چکا ہوں اور میں نے عام مذاہب کا گہرا مطالعہ کیا ہے اور ان کو خوب آزمایا ہے، اور ان مذاہب کی اور خصوصاً تمھاری ملت یعنی نصاریٰ کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ [اس موقع پر الہاشمی عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کی اہم کتابوں کے نام لکھتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ اس نے عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے عقائد کا مطالعہ کیا ہے]۔ میں بہت سے راہبوں سے ملا ہوں جو اپنی پارسائی اور اپنے علم و فضل میں مشہور تھے اور ان کی عبادت گاہوں اور خانقاہوں میں گیا ہوں، اور ان کی نمازوں میں حاضر رہا ہوں گو میں نے ان کی حیرت انگیز ریاضت کو دیکھا ہے اور ان کے رکوع و سجود کو بھی مشاہدہ کیا ہے جس کے دوران میں وہ اپنے چہرے اور پیشانی زمین پر رگڑتے ہیں اور نماز کے ختم ہونے تک ہاتھ باندھے رکھتے ہیں، خصوصاً اتواروں اور تہواروں کی راتوں کو جب وہ شب بیداری کرتے ہیں اور کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور نمازوں میں باپ، بیٹے اور روح القدس کا بکثرت ذکر کرتے ہیں۔ ایامِ اعتکاف میں، جن کو وہ ایام البواعیث کہتے ہیں، ننگے سر، بالوں کے بکھونے اور راکھ کے ڈھیر پر کھڑے ہوتے ہیں اور زار زار روتے ہیں اور پے در پے آنسو بہاتے ہیں اور بڑے درد کے ساتھ چلاتے

ہیں۔ میں نے اُن کی قربانی کو بھی دیکھا ہے کہ وہ کس احتیاط سے ادا کرتے ہیں اور قربانی کی روٹیاں کتنی صاف ہوتی ہیں۔ اس کو بناتے وقت لمبی دعائیں مانگتے ہیں اور پھر قربانی کو اس مشہور مقام میں، جو بیت المقدس میں ہے، شراب کے بھرے ہوئے پیالوں کے ساتھ قربان گاہ پر چڑھاتے ہیں۔ ایامِ صیام میں، جن میں چار بڑے اور دو چھوٹے روزے ہیں، راہب جو عبادت اور ریاضت اپنے حجروں میں کرتے ہیں، اس کو بھی دیکھ چکا ہوں۔ میں ان تمام موقعوں پر موجود رہا ہوں اور جو عیسائی ان موقعوں پر موجود تھے ان کو دیکھ چکا ہوں اور ان سب باتوں کو خوب جانتا پہچانتا ہوں۔ میں ان مطرانوں اور اُسقفوں کو بھی دیکھ چکا ہوں جو اپنے علم و فضل میں مشہور ہیں اور نصرانی مذہب میں سرتاپا غرق ہیں، اور دنیاوی زندگی میں انتہائی زہد اور پرہیزگاری کا ثبوت دیتے ہیں۔ پس میں نے اُن کے ساتھ انصاف پسندی کے ساتھ محض طلب حق کے لیے مناظرہ کیا ہے اور اپنے اور ان کے درمیان جھگڑے اور نمود اور خود پسندی اور تکبّر کو دخل نہیں دیا۔ میں نے ان کو پوری طرح آزادی دی تاکہ وہ اپنے دلائل بیان کریں اور جو چاہیں کہیں۔ میں نہ ان پر مواخذہ کروں گا اور نہ کسی بات پر طعن اور ملامت کروں گا، جیسا کہ ہم میں سے عام بازاری اور نادان اور احمق لوگوں کا دستور ہے۔ وہ لوگ جن کا نہ کوئی اصول ہے جس پر وہ کاربند ہوں اور نہ عقل جس پر وہ بھروسہ کر سکیں، نہ ان کا دین یا اخلاق ہے جو ان کو بے ادبی سے روکے، ان کا کام سراسر زبان درازی اور مکابرہ ہے اور حکومت کے زور سے دوسروں کو نیچا دکھانا ہے۔ نہ ان کے پاس علم ہے اور نہ کوئی دلیل۔ جب کبھی میں ان عیسائیوں سے مناظرہ کرتا تھا اور اُن کے عقائد اور علوم کے بارے میں کوئی سوال کرتا تھا تو وہ سچائی کے ساتھ جواب دیتے تھے اور کسی بات میں، جس پر میں اُن سے مباحثہ کرتا یا سوال کرتا تھا، جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ میں نے اُن کے باطن کو بھی ایسا ہی پایا جیسا کہ اُن کا ظاہر تھا۔ خدا تمہارا بھلا کرے! میں نے اُن تمام باتوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر کر دیا ہے جن کو میں نے مدت دراز کے بحث و مباحثہ اور امتحان کے بعد دریافت کیا ہے، تاکہ میرے متعلق یہ گمان نہ کیا جائے کہ میں ان باتوں سے ناواقف ہوں، اور میرے مکتوب الیہ کو معلوم ہو کہ میں نصاریٰ کے تمام حالات سے کماحقہٗ آگاہ ہوں۔

بہ سبب اس واقفیت کے جو مجھ کو تمہارے مذہب کی نسبت حاصل ہے اور بوجہ زمانۂ دراز کی محبت کے، میں تم کو اُس دین کی طرف بلاتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے پسند کیا اور میں نے خود اسے اپنے لیے اختیار کیا۔ میں تمہارے لیے جنت میں پہنچنے اور دوزخ سے محفوظ رہنے کا پورے طور پر ضامن ہوتا ہوں۔ وہ دین یہ ہے کہ تم خدائے یکتا و بے نیاز کی عبادت کرو جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ بیٹا، نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ یہ وہ صفت ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنی نسبت بیان کی ہے، کیونکہ اس کی مخلوقات میں سے کوئی اس کو اس سے زیادہ نہیں جانتا۔ میں تمھیں اُس خدائے واحد کی پرستش کی طرف بلاتا ہوں جس کی یہ صفت ہے۔ میں اپنے

اس خط میں خدا کی تعریف اس سے زیادہ نہیں کرسکتا جتنی خود اس نے اپنی نسبت بیان کی ہے: "جَلّ اسمُہٗ و تعالیٰ ذکرہ علوّاً کبیراً عما یُشرکون۔" یہ ملّت تمھارے باپ ابراہیم صلوات اللہ علیہ کی ہے، کیونکہ وہ حنیف اور مسلم تھا۔

خدا تمھیں ہر بلا سے محفوظ رکھے! میں تمھیں اپنے آقا محمد ﷺ کی نبوت کے اقرار اور شہادت کی طرف بلاتا ہوں، جو بنی آدم کے سردار اور رب العالمین کے برگزیدہ اور خاتم الانبیاء تھے، جن کو خدا نے تمام دنیا کے لیے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ تاکہ اُسے تمام مذاہب پر غالب کر دے، گو مشرکین کو برا ہی کیوں نہ لگے۔ "ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لوکرہ المشرکون" (سورۃ توبہ، آیت ۳۳)۔ پس رسول خدا ﷺ نے مشرق و مغرب اور خشکی اور تری اور پہاڑوں اور میدانوں کے سب لوگوں کو نرمی اور مہربانی اور شیریں کلامی اور خوش اخلاقی سے دعوت دی اور تمام لوگوں نے ان کی دعوت قبول کی اور اس بات پر گواہی دی کہ وہ خدا کے رسول ہیں ان کے لیے جو نصیحت ماننے کے لیے تیار ہیں۔ تمام دنیا نے دل سے ان کی اطاعت کا اقرار کیا کیونکہ سب لوگ ان کے قول کی صداقت اور ان کی نبوت کے صحیح ہونے کو جان چکے تھے اور ان کے برہان کی صراحت اور دلیل کی وضاحت کو معلوم کر چکے تھے۔ وہ دلیل اور حجت یہ کتاب ہے جو خدا کی طرف سے ان پر نازل ہوئی اور جس کی مثل کوئی انسان اور کوئی جن نہیں لا سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے "قل لئن اجتمعت الانس و الجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القران لایاتون بمثلہ و لو کان بعضھم لبعض ظھیراً" (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۸۸) یعنی اے رسول! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم نوع انسان اور جنات جمع ہو کر اس بات پر آمادہ ہوں کہ اس قرآن کی طرح کا کلام بنا لائیں تو اس جیسا نہیں لا سکتے، اگرچہ وہ ایک دوسرے کی امداد کریں۔ یہی دلیل آنحضرت ﷺ کے دعوے پر کافی ہے۔ انھوں نے لوگوں کو ایک بے ہمتا اور بے نیاز خدا کی عبادت کی طرف بلایا۔ پس وہ اس کے دین میں داخل ہوئے اور انھوں نے بلا جبر و اکراہ کے ان کی اطاعت قبول کرلی۔ ان لوگوں نے رسول خدا ﷺ کی اطاعت کا اعتراف کیا اور اس کے نور سے ہدایت پائی۔ اس کے نام کی برکت سے ان لوگوں پر غالب آئے جنھوں نے اس کی نبوت کا انکار کیا تھا اور جو از راہ تکبّر اس کے مقابلے پر اتر آئے تھے۔ خدا نے اپنے رسول کے پیروں کو ملکوں پر حکمران بنایا اور قوموں کی گردنیں ان کے سامنے جھکا دیں، مگر جن لوگوں نے ان کی بات کو سنا اور ان کے دین کو اختیار کیا اور ان کے دین پر گواہی دی تو ان کے جان و مال اور عزت اس شرط پر محفوظ ہو گئے کہ وہ عاجزی کے ساتھ جزیہ ادا کریں۔ [اس موقع پر الہاشمی اسلام کے ارکان و فرائض مثلاً نمازِ پنجگانہ، صیامِ رمضان اور جہاد وغیرہ بیان کرتا ہے اور یومِ قیامت اور مُردوں کا دوبارہ زندہ ہونا اور جنت کی نعمتوں اور دوزخ کے ہولناک عذاب کا ذکر کرتا ہے۔]

اب ہم تم کو سمجھا چکے۔ اگر تم ایمان لائے اور خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کی جو آیتیں تم کو سنائی

گئی ہیں، اُن کو تم نے قبول کر لیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے، اس سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ اور اگر تم نے نہ مانا اور کفر اور گمراہی اور حق کی مخالفت پر برابر قائم رہے تو ہم ضرور اجر پائیں گے، کیونکہ ہم نے عمل کیا ہے اُس حکم پر جو ہم کو دیا گیا ہے اور حق تعالیٰ ہی تمہارا انصاف کرے گا، ان شاء اللہ۔ [اس مقام پر الہاشمی دین کے مختلف فرائض اور ایک مسلمان کی صفات بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ] میں نے خدا کا کلام تم کو سنا دیا اور اس کا کلام سچا ہے، وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اور نہ اس کا کوئی قول جھوٹا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ میں اپنے خط میں اوپر لکھ آیا ہوں اور جو باوجود مختصر ہونے کے کافی ہے، اب تم کفر اور گمراہی اور بدبختی اور مصیبت انگیز باتوں کو چھوڑ دو، اس تخلیط و تحریف کو ترک کر دو جس کو تم جانتے ہو اور جس کا تم انکار نہیں کر سکتے، اور وہ باپ، بیٹے اور روح القدس کا قائل ہونا اور صلیب کی پرستش ہے جو بے فائدہ بلکہ ضرر رساں ہے۔ میں تمہیں اس سے ہٹانا چاہتا ہوں کیونکہ تمہارا علم اور تمہاری خاندانی شرافت اس خساست سے بالاتر ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: "ان الله لا يغفر ان يشرک به و يغفر ما دون ذلک لمن يشاء و من يشرک بالله فقد افترى اثماً عظيماً (سورۃ نساء، آیت ۴۸) یعنی اللہ ہرگز اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے، مگر ہاں اس سے کمتر جو گناہ ہے، جس کو چاہے معاف کر سکتا ہے۔ اور جس شخص نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا تو اس نے خدا پر افتراء باندھا جو کہ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔" خدا کا یہ قول بھی ہے: لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم و قال المسيح يا بني اسرائيل اعبدوا الله ربي و ربكم انه من يشرک بالله فقد حرم الله عليه الجنة و ماواه النار وما للظلمين من انصار0 لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلثة او مامن اله الا اله واحد و ان لم ينتهو عما يقولون ليمسن الذين كفروا منهم عذاب اليم0 افلايتوبون الى الله و يستغفرونه والله غفور رحيم0 ما المسيح ابن مريم الا رسول قد خلت من قبله الرسل و امه صديقة كانا يا كلان الطعام انظر كيف نبين لهم الايات ثم انظر انى يوفكون0 (سورہ مائدہ، آیت ۷۲-۷۵) یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تو یہی مریم کا بیٹا مسیح ہے تو انہوں نے کفر کیا، حالانکہ مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو کہ میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔ بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے تو خدا نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تو یہی تین میں کا تیسرا ہے، وہ بھی کافر ہو گئے۔ کیا خدائے واحد کے سوا کوئی اور خدا بھی ہے؟ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں، اگر اس سے باز نہیں آئیں گے، تو جو لوگ ان میں سے کفر کرتے رہیں گے، ان کو دردناک عذاب ضرور ملے گا۔ کیا یہ لوگ اللہ سے توبہ اور استغفار نہیں کرتے، اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے، مریم کا بیٹا مسیح تو محض ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔ اور اس کی ماں (خدا کی) ایک بہت سچی بندی تھی۔ یہ دونوں (ماں بیٹا) کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھو تو سہی ہم کس طرح دلائل کو ان سے کھول کر بیان کرتے ہیں، مگر دیکھو یہ لوگ کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہیں۔

پس تم اس گمراہی کو چھوڑ دو جس میں تم مبتلا ہو اور اس سخت تعصّب کو جو تکلیف دہ ہے اور سخت روزوں کی محنت کو اور دائمی شقاوت اور طویل مصیبت کو جس میں تم ڈوبے ہوئے ہو، کیونکہ اس میں سوائے جسمانی تھکاوٹ اور روحانی تکلیف کے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور اس مضبوط دین میں داخل ہو جاؤ جس کا راستہ آسان ہے، جس کے عقائد صحیح ہیں، جس کی شریعت اچھی ہے، جس کا راستہ کشادہ ہے اور جس کو اللہ نے اپنے بندوں میں سے اپنے دوستوں کے لیے پسند کیا ہے اور تمام مذاہب میں سے اسی کی طرف تمام مخلوق کو دعوت دی ہے اور اس دین کا راستہ دکھا کر ان پر بڑا احسان کیا ہے۔

میں تم کو نصیحت کر چکا اور دوستی اور سچی محبت کا حق ادا کر چکا، کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تمھیں اپنے ساتھ شامل کر لوں اور میں اور تم دونوں ہم خیال اور ہم مذہب ہو جائیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ خدا اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے: ان الذین کفروا من اھل الکتاب و المشرکین فی نار جھنم خالدین فیھا اولئک ھم شر البریہ0 ان الذین امنوا و عملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریہ0 جزاء ھم عند ربھم جنت عدن تجری منتحتھا الانھر خالدین فیھا ابداً رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ۔ (سورہ بینہ، آیت ۶-۸) یعنی اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے انکار کیا وہ بے شک دوزخ کی آگ میں جائیں گے اور اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ بد ترین خلائق ہیں۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کیے، یہی لوگ بہترین خلائق ہیں۔ ان کی جزاء ان کے پروردگار کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ خدا ان سے خوش ہوا اور وہ اس سے خوش ہوئے۔ یہ اس کے لیے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے۔

اپنے کلام میں دوسری جگہ خدا فرماتا ہے: کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ ولو امن أھل الکتاب لکان خیراً لھم ط منھم المومنون و اکثر ھم الفاسقون۔ (سورہ آل عمران، آیت ۱۱۰) یعنی لوگوں کے (فائدے) کے لیے جس قدر امتیں پیدا ہوئیں، اُن میں تم مسلمان سب سے بہتر ہو کیونکہ تم اچھے کام کرنے کو کہتے ہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے حق میں بہتر تھا۔ ان میں سے کچھ ایمان لائے مگر اکثر فاسق ہیں۔"

خدا تم کو زندہ و سلامت رکھے! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم اہل دوزخ میں شامل ہو جو بد ترین خلائق ہیں اور اُمید رکھتا ہوں کہ تم خدا کی توفیق سے ایمان والوں میں شامل ہو جاؤ گے جن سے خدا خوش ہوا اور وہ خدا سے خوش ہوئے اور وہی بہترین خلائق ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ اُس اُمت میں شامل ہو جاؤ گے جو اُن تمام اُمتوں میں سے بہتر ہے جو لوگوں کے (فائدے) کے لیے پیدا ہوئیں۔ لیکن اگر تم انکار کرو اور جھگڑو اور نادانی اور کفر اور سرکشی میں مبتلا رہو جس میں کہ تم ابھی تک مبتلا ہو، اور ہماری بات کو نہ مانو اور ہماری نصیحت کو قبول نہ کرو، حالانکہ ہم تم سے نہ اس کا بدلہ طلب کرتے ہیں اور

نہ شکریے کے خواستگار ہیں، تو نہایت اطمینان اور دل جمعی کے ساتھ اپنے مذہب کی کیفیت لکھ بھیجو جو تمھارے نزدیک صحیح ہو اور جس پر تمھارے نزدیک دلیل قائم ہو چکی ہو۔ دلیل لانے میں ذرا کوتاہی نہ کرو اور نہ ہی اپنے اعتقاد کو چھپاؤ اور کسی قسم کا خوف اور باک نہ کرو کیونکہ میں تمھاری دلیل کو غور سے سنوں گا جو حجت مجھ پر قائم ہوا اس کو تسلیم کروں گا۔ نہ اس کا انکار کروں گا اور نہ اس سے خوف کھاؤں گا۔ جو کچھ تم ہمارے سامنے پیش کرو گے اور ہم کو سناؤ گے، اس کا ہم اندازہ کریں گے اور جو معلومات ہمارے پاس ہیں، ان کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔ اس کے بعد تم کو اطلاع دیں گے تاکہ تم اپنے دین کے دلائل کھول کر بیان کرو۔ ہمارے سامنے یہ عذر پیش نہ کرنا کہ تم خوف کے مارے رُک گئے اور اپنی محبت کو پورا نہ کر سکے اور تمھیں اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اپنی زبان کو بند کر لو اور دل کھول کر اپنی دلیل کو بیان نہ کر سکو۔ اس لیے ہم نے تم کو اپنے دلائل پیش کرنے کے لیے پوری آزادی دے دی ہے تاکہ تم ہماری طرف تکبّر کو منسوب نہ کر سکو اور ہم پر زبردستی اور بے انصافی کا الزام نہ لگاؤ کیونکہ یہ باتیں ہماری شان کے خلاف ہیں۔

خدا تم کو تمام آفات سے محفوظ رکھے! اب تم جو چاہو دلیل لاؤ اور جو چاہو بیان کرو، اور اپنے خیال میں جس بات کو سمجھو کہ اس سے تمھاری دلیل مضبوط ہوتی ہے، اسے جی کھول کر بیان کرو، کیونکہ تم پورے امن و امان میں ہو، خدا تمھارا بھلا کرے۔ جب ہم نے تم کو اس قدر آزادی دی اور مجالِ سخن عطا کی تو ہمارا یہ حق بھی تم پر لازم ہے کہ تم اپنے اور ہمارے درمیان ایک منصف حکم مقرر کرو جو اپنے فیصلے میں بے انصافی نہ کرے اور ہوائے نفسانی کے غلبے سے ناحق بات کی طرف نہ جھکے۔ اور وہ کرنے میں انصاف سے کام لیا ہے اور تم کو وسیع طور پر آزادی دی ہے۔ اب ہم عقل کے فیصلے پر راضی ہیں، خواہ وہ فیصلہ ہمارے موافق ہو یا مخالف، کیونکہ مذہب کے معاملے میں جبر و اکراہ جائز نہیں ہے۔ ہم نے تم کو اپنے دین کی دعوت خوشی اور رضامندی کے طریق پر دی ہے اور جس مذہب پر تم ہو اس کی خرابی جتا دی ہے، والسلام علیک ورحمتہ اللہ برکاتہ۔